

از عدالت اعظمی

مسرز انور خان محبوب کمپنی۔

بنام

ریاست بمبئی (اب مہاراشٹر) اور دیگر اراں

(ایس۔ کے۔ داس، ایم۔ حیدر اللہ، کے۔ سی۔ داس گپتا، جے۔ سی۔ شاہ اور این۔ راجو پالا

آیا نگر جسٹسز۔)

خریداری ٹیکس۔ اگر ایسی اشیاء پر واجب الادا محصول جس کا خاص طور پر قابل ٹیکس کے طور پر ذکر نہیں کیا گیا ہے لیکن وہ عام وضاحت کے تحت آتے ہیں "ان اشیاء کے علاوہ تمام اشیاء جن کی وضاحت کی گئی ہے" ایک شے کو دوسرے میں تبدیل کرنا خاص طور پر مختلف مضمون۔ اگر کھپت کے مترادف ہے۔ ٹیکس کے مقصد کے لیے خریداری کی جگہ۔ آئین ہند، آرٹیکل 19 (ایف) اور (جی)، 286۔ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 (بمبئی 1953 کا ایکٹ III)، دفعہ 10، شیڈول بی، اندراج 80۔

درخواست گزار کمپنی بیڑی بنانے کا کاروبار کر رہی ہے اور جس کا صدر دفتر ریاست مدھیہ پردیش کے جبل پور میں ہے، اس نے ریاست بمبئی میں تمباکو کی کچھ خریداری کی ہے۔ سیلز ٹیکس افسر نے درخواست گزار کو بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 کی دفعات کے تحت خریداری ٹیکس کا اندازہ لگایا۔ درخواست گزار نے خریداری ٹیکس کی تشخیص کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ وہ لین دین اور ان کا پیچھا کرنا آئین کے آرٹیکل 286 (1) (اے) کے معنی میں "ریاست بمبئی سے باہر" تھا جسے وضاحت کے ساتھ پڑھا گیا ہے، کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 کی دفعات، زیر بحث لین دین پر کسی بھی خریداری ٹیکس کے نفاذ، لیوی یا وصولی کا اختیار نہیں دیتی ہیں اور یہ کہ لین دین اندر ریاستی تجارت اور تجارت کے دوران ہوا تھا۔ اسٹنٹ کلکٹر آف سیلز ٹیکس میں درخواست گزار کی اپیل کو مسترد کر دیا گیا اور پھر مینڈمس اور سرٹیریری کی رٹس کے لیے موجودہ عرضی سپریم کورٹ میں دائر کی گئی۔ درخواست گزار نے دعویٰ کیا کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 نے بیڑی تمباکو کی خریداری پر ٹیکس کے نفاذ کو تحریری طور پر نہیں بڑھایا جو کہ مذکورہ ایکٹ کے شیڈول بی کے کالم 4 میں بیان کردہ سامان میں سے ایک نہیں تھا۔ درخواست گزار نے مزید دعویٰ کیا کہ خریدا ہوا تمباکو خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر ریاست بمبئی کے اندر سے پہنچایا گیا تھا لیکن اسے ریاست مدھیہ پردیش کو بھیجنے کا ارادہ کیا گیا تھا تاکہ بیڑی میں تیار کیا جا

سکے۔ بمبئی ریاست میں صرف تمباکو سے تنے اور دھول کو ہٹانا تھا جس کا عمل نہ تو تمباکو کے "استعمال" کے مترادف تھا جیسا کہ آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت کے تحت تصور کیا گیا ہے اور نہ ہی اس نے تمباکو کو جو ہیڈ آفس کو بھیجا گیا تھا اسے "کاشتکاروں سے خریدی گئی تمباکو سے تجارتی طور پر مختلف" چیز میں تبدیل کیا۔ اپنے جوابی حلف نامے میں جواب دہندگان نے کہا کہ خام تمباکو کو بمبئی ریاست سے باہر بھیجنے سے پہلے بیڑی پٹی میں تبدیل کر دیا گیا تھا جو دونوں تجارتی طور پر مختلف اشیاء تھیں اور جن کی مارکیٹ ویلیو بھی مختلف تھی۔ یہ بیانات درخواست گزار کی طرف سے متضاد نہیں تھے۔

یہ مانا گیا کہ جو الفاظ بمبئی سلیز ٹیکس ایکٹ، 1953 کے شیڈول بی کے اندراج 80 میں "ان کے علاوہ تمام اشیاء؛ شیڈول اے میں وقتاً فوقتاً اور سابقہ اندراجات میں مخصوص"، ان مقاصد کے لیے اشیاء کی وضاحت کے مترادف ہیں۔ دفعہ 10 کے مطابق اور چونکہ درخواست گزار کے ذریعے خرید گیا بیڑی تمباکو شیڈول اے کے اندر نہیں تھا یا شیڈول بی خریداری ٹیکس میں اس سے پہلے کی کوئی بھی اندراج اس شرح پر جس کا اندراج 80 کے خلاف ذکر کیا گیا تھا، جو کہ دفعہ 10 کے تحت قابل وصول تھا۔

جب بھی کسی شے سے اس طرح نمٹا جاتا تھا کہ اسے کسی دوسری تجارتی شے میں تبدیل کیا جائے تو آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی میں پہلی شے کی کھپت ہوتی تھی۔ اس کے بعد ریاست ٹراوانکور-کوچن بمقابلہ شموگھا ولاس کاؤ فیکٹری، [1954] ایس سی آر 53 انحصار کیا گیا۔

ریاست بمبئی میں تمباکو کی فراہمی اسے بیڑی پٹی میں تبدیل کرنے کے لیے جو کہ تجارتی طور پر ایک مختلف شے ہے، استعمال کے مقصد کے لیے ترسیل کے مترادف ہے اور یہ خریداری آئین کے آرٹیکل 286(1)(a) کے معنی میں آتی ہے اور ریاست بمبئی کے اندر ہوئی۔ اصل عدالتی فیصلہ: 1958 کی پٹیشن نمبر 125۔ بنیادی حقوق کے نفاذ کے لیے ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت درخواست۔

درخواست گزاروں کے لیے جی ایس پاٹھک، اے پی سین اور جے بی داداچینی۔

جواب دہندگان کے لیے ایچ جے امریکر اور ٹی ایم سین

20 ستمبر 1960 عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

داس گپتا جسٹس:- آئین کے آرٹیکل 32 کے تحت اس درخواست میں درخواست گزار، جو

بیڑیوں کی تیاری کا کاروبار کرنے والی ایک شراکت دار فرم ہے اور جس کا صدر دفتر ریاست مدھیہ پردیش کے اندر جبل پور میں واقع ہے، شکایت کرتی ہے کہ آئین کے آرٹیکل 19 (1) (ایف) اور (جی) کے تحت اس کے بنیادی حقوق کی خلاف ورزی ریاست بمبئی میں اس کی طرف سے کی گئی تمباکو کی کچھ خریداریوں پر غیر قانونی طور خریداری ٹیکس کے نفاذ سے ہوئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیلز ٹیکس آفیسر، بروڈہ نے درخواست گزار کے تحت خریداری ٹیکس کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔ دفعہ 14 ذیلی دفعات (6) ، بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953 (بمبئی 1953 کا ایکٹ III) یکم اپریل 1954 سے 29 ستمبر 1955 تک کی مدت کے لیے۔ درخواست گزار کا دعویٰ ہے کہ یہ تشخیص غیر قانونی تھی کیونکہ یہ لین دین وضاحت کے ساتھ پڑھے جانے والے آئین کے آرٹیکل 286 (1) (اے) کے معنی میں ریاست بمبئی سے باہر خالص تعاقب ہیں اور اس وجہ سے بھی کہ یہ لین دین ہیں۔ اندر ریاستی تجارت اور تجارت کے دوران آئین کے آرٹیکل 286 (2) کے معنی میں ہوا۔ اس بات پر بھی زور دیا گیا کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ 1953 کی دفعات زیر بحث لین دین پر کسی بھی خریداری ٹیکس کے نفاذ، لیوی یا وصولی کی اجازت نہیں دیتی ہیں۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ 18 اکتوبر 1955 کو سیلز ٹیکس افسر کے اس تشخیص کے حکم کے خلاف، درخواست گزار نے سیلز ٹیکس کے اسٹنٹ کلکٹر کے پاس اپیل کو ترجیح دی۔ اس افسر نے سیلز ٹیکس افسر کے تحت جرمانہ عائد کرنے کے حکم کو منسوخ قرار دے دیا۔ دفعہ 16 (4) لیکن ٹیکس کی تشخیص کے حکم کے خلاف اپیل کو مسترد کر دیا۔ 26 نومبر 1957 کو اس اپیل پر حکم صادر ہوا۔ یہ موجودہ پٹیشن 4 اگست 1958 کو دائر کی گئی تھی، جس میں مدعا علیہان کے خلاف مینڈمس کی نوعیت کی رٹ یا کسی اور مناسب ہدایت یا حکم کی درخواست کی گئی تھی۔ ریاست بمبئی، سیلز ٹیکس کے کلکٹر، ریاست بمبئی، سیلز ٹیکس افسر، بروڈہ اور سیلز ٹیکس کے اسٹنٹ کلکٹر، شمالی ڈویژن، رینج III، بروڈہ، درخواست گزار کے خلاف زیر بحث لین دین پر درخواست گزار کے خلاف بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ کی دفعات کو نافذ کرنے سے روکنے کے لیے، درخواست گزار کے خلاف کی گئی کارروائی کو کالعدم قرار دینے کے لیے سرٹیریری کی نوعیت کیرٹ کے لیے اور سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے کی گئی تشخیص کے احکامات اور اسٹنٹ کلکٹر آف سیلز ٹیکس کی طرف سے اپیل میں حکم اور اس اعلان کے لیے کہ ایکٹ لین دین پر ٹیکس عائد کرنے، وصول کرنے یا وصول کرنے کا اختیار نہیں دیتا ہے۔

سب سے پہلے عرضی گزار کی اس دلیل پر غور کرنا آسان ہوگا کہ بمبئی سیلز ٹیکس ایکٹ، 1953، بیڑی تمباکو کی خریداری پر ٹیکس لگانے کا اختیار نہیں دیتا ہے۔ متعلقہ حصہ دفعہ 10(1) جو خریداری ٹیکس عائد کرنے کا التزام کرتا ہے ان الفاظ میں ہے:

"شیڈول بی کے کالم 1 میں مذکور سامان کی خریداری کے کاروبار پر خریداری ٹیکس عائد کیا جائے گا، ان شرحوں پر، اگر کوئی ہو، جو مذکورہ شیڈول کے کالم 4 میں اس طرح کے سامان کے خلاف متعین ہیں"

درخواست گزار کی دلیل یہ ہے کہ بیڑی تمباکو جو اس نے خریدا تھا، مذکورہ شیڈول کے کالم 4 میں مذکور سامان میں سے ایک نہیں ہے۔ شیڈول بی میں ہم دیکھتے ہیں کہ پہلے کالم میں 80 اندراجات ہیں۔ ان اندراجات میں سے ہر ایک کے خلاف شیڈول کے دوسرے کالم میں قابل وصول سیلز ٹیکس کی شرحوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ دفعہ 8: تیسرے کالم میں عام سیلز ٹیکس تحت دفعہ 9 کے قابل محصولات کی شرح کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ چوتھے کالم میں جو آخری کالم ہے خریداری ٹیکس کی شرح کا ذکر ہے۔ جب کہ 1 سے 79 تک کے اندراجات میں مخصوص مضامین کا ذکر ہے، اندراج 80 جیسا کہ یہ 1957 میں اس کی ترمیم سے پہلے تھا، ان الفاظ میں تھا: "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ سامان کے علاوہ تمام سامان۔"

(1958 کے بمبئی ایکٹ، 71 کی طرف سے ایک ترمیم میں الفاظ "اور سینڈ" شامل کیے گئے۔ 7 اے۔ "شیڈول اے" الفاظ کے بعد)۔ سوال یہ ہے کہ کیا یہ الفاظ "شیڈول اے اور سابقہ اندراجات میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا کے علاوہ تمام اشیا" دفعہ 10 کے مقصد کے لیے اشیا کی وضاحت کے مترادف ہیں۔ درخواست گزار کی جانب سے مسٹر پاٹھک کون کا موقف ہے کہ صرف مخصوص اشیا کا ذکر اس طرح کی عام زبان میں اشیا کی تفصیلات اور ذکر کے مترادف ہو سکتا ہے کیونکہ "شیڈول اے میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا اور سابقہ اندراجات کے علاوہ تمام اشیا" کو اشیا کی تفصیلات نہیں کہا جاسکتا۔ ہم اس دلیل کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ مخصوص اشیا کا ذکر اس مقصد کے لیے مخصوص ہے۔ دفعہ 10 جیسا کہ دفعات 8 اور 9 کے ایکٹ کے 9 میں، ہمیں یہ سوچنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی کہ عام طور پر اشیا کا "شیڈول اے میں وقتاً فوقتاً بیان کردہ اشیا اور شیڈول بی کی سابقہ اندراجات کے علاوہ تمام اشیا" کے طور پر ذکر کرنا بذات خود کوئی وضاحت نہیں ہے۔ ہماری رائے ہے کہ شیڈول بی میں اندراج 80 معنی کے اندر

سامان کی ایک وضاحت ہے: دفعہ 10 اور بطور بیڑی تمباکو جو درخواست گزار نے خریدا ہے وہ شیڈول اے یا شیڈول بی میں پہلے کی اندراجات میں سے کسی کے اندر نہیں ہے، خریداری ٹیکس دفعہ 10 کے تحت ہے۔ ان خریداریوں پر اندراج 80 کے خلاف مذکور شرح پر واجب الادا ہے۔

یہ ہمیں درخواست گزار کی بنیادی دلیل پر لاتا ہے کہ خریداری ریاست بمبئی سے باہر ہوئی تھی۔ تنازعہ جیسا کہ پیرا 11 درخواست میں کہا گیا ہے کہ خریداری ریاست مدھیہ پردیش میں ہوئی سمجھی جائے گی، جہاں تمباکو استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ تاہم، سماعت میں، یہ تنازعہ نہیں تھا کہ تمباکو ریاست بمبئی کے اندر کمپنی کی رانولہ برانچ میں پہنچایا گیا تھا جس نے خریداری کی تھی۔ رنولہ برانچ کی طرف سے جبل پور میں کمپنی کے ہیڈ آفس کو بھیجا فروخت کا براہ راست نتیجہ نہیں ہے۔

تاہم اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ اگرچہ ریاست بمبئی میں ڈیلیوری ہوئی تھی، لیکن یہ ڈیلیوری ریاست بمبئی کے اندر استعمال کے مقصد کے لیے نہیں تھی۔ اور اس لیے آرٹیکل 286 (1) (اے) کی وضاحت عمل میں نہیں آتی۔

سیلز ٹیکس حکام نے اس بنیاد پر کارروائی کی ہے کہ خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر سامان ریاست بمبئی میں ریاست بمبئی میں استعمال کے مقصد کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ جب تک کہ یہ نظر یہ غلط نہیں دکھایا جاتا ہے، خریداری ریاست بمبئی کے اندر ہوئی ہے اور اس بڑے سوال پر غور کرنا غیر ضروری ہوگا کہ آیا وضاحت لاگو نہیں ہوتی ہے، بمبئی ریاست ٹیکس کا حقدار ہے۔

درخواست گزار کا قطعی معاملہ یہ ہے کہ جو تمباکو خریداری کے براہ راست نتیجے کے طور پر ریاست بمبئی کے اندر سے پہنچایا جاتا ہے۔ مزید سوال جو اٹھایا گیا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اس طرح کی ترسیل ریاست بمبئی میں کھپت کے مقصد کے لیے تھی۔ درخواست گزار کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ اس کی ترسیل کے بعد تمباکو کو ریاست مدھیہ پردیش کو اس جگہ بیڑیوں میں تیار کرنے کے لیے بھیجنے کا ارادہ کیا گیا تھا۔ ریاست بمبئی میں خریدے گئے تمباکو کے لیے جو کچھ کیا جاتا تھا وہ یہ تھا کہ تمباکو سے تنوں اور دھول کو ہٹا دیا جائے۔ تنوں اور مٹی جیسے فضلے کو اس طرح ہٹانے پر زور دیا جاتا ہے کہ یہ تمباکو کے استعمال کے مترادف نہیں ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ جو تمباکو فضلہ کو ہٹانے کے بعد ہیڈ آفس بھیجا جاتا ہے وہ کاشتکاروں سے خریدی گئی تمباکو سے "تجارتی طور پر

مختلف "چیز نہیں ہے۔ جواب دہندگان کے جوابی حلف نامے میں یہ کہا گیا ہے کہ "درخواست گزار ریاست بمبئی میں کاشتکاروں سے خام تمباکو کا پیچھا کرنے کے بعد، اس طرح خریدی گئی خام تمباکو کو تیار کرنے کے لیے پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسے بیڑیوں کی تیاری میں فوری استعمال کے لیے بیڑی بیڑیوں میں تبدیل کیا جاتا ہے۔ کہ خام تمباکو اور بیڑی بیڑیوں کی قابل فروخت قیمت مختلف ہے اور یہ دونوں تجارتی طور پر مختلف اشیاء ہیں۔" درخواست گزار کی جانب سے جواب دہندگان کے اس بیان کو انکار کرنے کے لیے مزید کوئی حلف نامہ نہیں تھا کہ خام تمباکو کو بمبئی ریاست سے باہر بھیجنے سے پہلے بیڑی بیڑیوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے اور یہ کہ خام تمباکو اور بیڑی بیڑیوں کی مارکیٹ قیمت مختلف ہے۔ مسٹر پاٹھک نے سماعت میں اس بیان کی درستگی کو بھی تسلیم کیا کہ کوئی بھی بازار جا کر یہ خرید سکتا ہے: خام تمباکو یا اخو بھوکو کے نام سے جانا جانے والا سامان اور یہ کہ وہ بازار جا کر "بیڑی بیڑی" کے نام سے جانا جانے والا سامان بھی خرید سکتا ہے۔ یہ خود اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ خام تمباکو اور بیڑی بیڑی الگ اور مختلف تجارتی اشیاء ہیں۔

یہ ان حقائق کے پس منظر میں ہے کہ ہمیں اس سوال پر غور کرنا ہوگا کہ آیا تمباکو ریاست بمبئی میں اس ریاست میں استعمال کے لیے پہنچایا گیا تھا۔ اس سوال کا جواب دیتے وقت آئین کے آرٹیکل 286 کی وضاحت میں استعمال ہونے والے لفظ "کھپت" کی مکمل تعریف کی کوشش کرنا غیر ضروری اور درحقیقت بے معنی ہے۔ کھپت کا وہ عمل جس سے لوگ سب سے زیادہ واقف ہیں اس وقت ہوتا ہے جب وہ کھاتے ہیں، پیتے ہیں یا تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ اس طرح، ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو روٹی، یا مچھلی یا گوشت یا سبزیاں کھاتے ہیں، جب وہ کھانے کی یہ اشیاء کھاتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو چائے یا کافی یا پانی یا شراب پیتے ہیں، جب وہ یہ اشیاء پیتے ہیں۔ ہم ان لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہیں جو سگریٹ یا سگریٹ یا بیڑی کھاتے ہیں، جب وہ ان کا تمباکو نوشی کرتے ہیں۔ جیسا کہ ماہرین اقتصادیات کہتے ہیں، دولت کی پیداوار "افادیت" کی تخلیق پر مشتمل ہوتی ہے۔ کھپت پیدا شدہ اشیاء اور خدمات سے اس طرح کا فائدہ اٹھانے کے عمل پر مشتمل ہے جو اس کے "استعمال" کو تشکیل دیتا ہے۔ ہر شے کے لیے عام طور پر وہ چیز ہوتی ہے جس پر عام طور پر غور کیا جاتا ہے۔ کھپت کا حتمی عمل ہونا۔ کچھ اشیاء کے لیے، ایک سے زیادہ قسم کی حتمی کھپت بھی ہو سکتی ہے۔ اس طرح انگور کو پھلوں کے طور پر کھا کر "آخر کار کھایا" جاسکتا ہے؛ انہیں انگور سے تیار

شراب پی کر بھی کھایا جاسکتا ہے۔ پھر، کھپت کا حتمی عمل بعض صورتوں میں کافی عرصے تک پھیل سکتا ہے۔ مثال کے طور پر کتابیں، فرنیچر کے مضامین، پیٹنگلز کا ذکر کیا جاسکتا ہے۔ ایسے معاملات میں یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک صارف کے کھپت کے حتمی عمل کا کچھ حصہ انجام دینے کے بعد، کھپت کے حتمی عمل کا دوسرا حصہ اس کے وارث یا مفاد میں جانشین، منتقلی، یا یہاں تک کہ وہ شخص بھی انجام دے سکتا ہے جس نے غلط ذرائع سے قبضہ حاصل کیا ہو۔ لیکن یہ حقیقت کہ ہر شے کے لیے وہ چیز ہوتی ہے جسے عام طور پر کھپت کا حتمی عمل سمجھا جاسکتا ہے، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ اس تک پہنچنے میں جس مرحلے پر کھپت کا یہ حتمی عمل ہوتا ہے اس مرحلے پر شے پیداوار کے مختلف مراحل سے گزر سکتی ہے اور اس طرح کے مختلف مراحل کے لیے کھپت کی ایک یا زیادہ درمیانی حرکتیں موجود ہوں گی۔ اس طرح، کپاس کے استعمال کا حتمی عمل اس سے پیدا ہونے والے کپڑے کے ملبوسات پہننے کے طور پر استعمال سمجھا جاسکتا ہے۔ لیکن اس سے پہلے کہ کپاس پہننے والا لباس بن جائے، یہ مختلف پیداواروں کے ہاتھوں سے گزرتا ہے، جن میں سے ہر ایک اسے موصول ہونے والی چیز میں کچھ افادیت کا اضافہ کرتا ہے۔ سب سے پہلے روئی اوٹنا کا عمل ہوتا ہے؛ کتہ شدہ کپاس کو اسپنر کے ذریعے دھاگے میں تراشا جاتا ہے؛ بنے ہوئے دھاگے کو بکر کے ذریعے کپڑے میں بنا دیا جاتا ہے؛ بنے ہوئے کپڑے کو درزی کے ذریعے لباس پہننے کے لیے بنایا جاتا ہے۔ ان مراحل میں سے ہر ایک پر الگ الگ افادیت پیدا کی جاتی ہے اور جو پیدا ہوتا ہے وہ اگلے مرحلے میں استعمال ہوتا ہے۔ جنگ میں کچے کپاس کے استعمال کے بارے میں بات کرنا معمول اور درست ہے؛ کتائی میں کٹے ہوئے کپاس کے استعمال کے بارے میں؛ بنائی میں کٹے ہوئے دھاگے کے استعمال کے بارے میں؛ ملبوسات پہننے کے لیے بنے ہوئے کپڑے کے استعمال کے بارے میں حتمی مصنوعات۔ پہننے ہوئے ملبوسات۔ بالآخر مرد، خواتین اور بچے اسے لباس کے طور پر استعمال کرتے ہوئے استعمال کرتے ہیں۔ لفظ "کھپت" کے معنی کو کھپت کے حتمی عمل تک محدود کرنے کے لیے کسی بھی الفاظ کی عدم موجودگی میں، یہ سوچنا مناسب ہوگا کہ آئین سازوں نے اس لفظ کا استعمال کسی بھی قسم کے صارف کی طرف اشارہ کرنے کے لیے کیا ہے جسے عام طور پر مخصوص شے کی کھپت کہا جاتا ہے۔

اوپر بیان کردہ کپاس کی مثال پر واپس آتے ہوئے، یہ ماننا مناسب ہوگا کہ جب خام کپاس کو ریاست اے میں اس ریاست میں جوڑنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست اے میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب جوڑنے والے کپاس کو ریاست بی میں دھاگے

میں تراشنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست بی میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب دھاگے کو ریاست سی میں کپڑے میں بنے جانے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو اسے ریاست سی میں استعمال کے لیے پہنچایا جاتا ہے؛ جب بنے ہوئے کپڑے کو ریاست ڈی میں درزی کے ذریعے ملبوسات پہننے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو ریاست ڈی میں استعمال کے لیے کپڑے کی ترسیل ہوتی ہے؛ اور آخر کار جب ملبوسات پہن کر ریاست ای میں لباس کے طور پر فروخت کرنے کے لیے پہنچایا جاتا ہے، تو یہ پہنے ہوئے ای کی ترسیل ہوتی ہے۔ کسی شے کو کسی تیار شدہ کے تابع کر کے اسے کسی مختلف تجارتی شے میں تبدیل کرنا، آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی کے اندر کھپت ہے۔ صارف کے حتمی عمل سے کم نہیں جب کوئی الگ شے وجود میں نہیں لائی جا رہی ہے لیکن جو وجود میں لائی گئی تھی اسے استعمال کیا جا رہا ہے۔ بحث کے ایک مرحلے پر مسٹر پاٹھک جس بات پر اصرار کرتے نظر آئے وہ یہ تھی کہ اس چیز کو کھایا ہوا کہنے سے پہلے اس چیز کے مادے کی تباہی ہونی چاہیے۔ یہ ہمیں کہیں نہیں لے جاتا، کیونکہ ہمیں ابھی یہ معلوم کرنا ہے کہ مادے کی تباہی کا کیا مطلب ہے۔ یہ اچھی طرح سے کہا جاسکتا ہے کہ جب کسی شے کو تجارتی طور پر مختلف شے میں تبدیل کیا جاتا ہے تو اس کی سابقہ شناخت تباہ ہو جاتی ہے اور اس طرح ماہر مشیر کے تجویز کردہ امتحان کو پورا کرنے کے لیے مادہ کی تباہی ہوتی ہے۔ تاہم ہم اس بحث میں داخل ہونا غیر ضروری سمجھتے ہیں کہ "تباہی" کے مترادف کیا ہے کیونکہ یہ فیصلہ کیے بغیر بھی کہ تباہی ہوئی یا نہیں، ہم یہ کہنا مناسب اور معقول سمجھتے ہیں کہ جب بھی کسی شے سے اس طرح نمٹا جاتا ہے کہ اسے کسی دوسری تجارتی شے میں تبدیل کیا جائے تو آرٹیکل 286 کی وضاحت کے معنی میں پہلی شے کا استعمال ہوتا ہے۔ کھپت کے اس پہلو کی نشاندہی داس، جسٹس (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) نے ریاست ٹراوانکور - کوچن بمقابلہ شموگھا و لاس کا جو نٹ فیکٹری (1) اے ٹی پی میں صفحہ 113 رپورٹ پر - وہاں کی خریداری خام کا جو کی تھی۔ اس سوال پر بحث کرتے ہوئے کہ آیا ٹراوانکور میں ان گری دارمیوے کی فراہمی اس ریاست میں استعمال کے مقصد سے تھی، جسٹس داس نے مشاہدہ کیا:

"خام کا جو - گری دارمیوے، جو اب دہندگان تک پہنچنے کے بعد، ایک عمل سے گزرتے ہیں اور تجارت کے نئے سامان، یعنی کا جو - نٹ کا تیل اور خوردنی کا جو - نٹ کے دانے حاصل کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد

(1) [1954] ایس۔ سی۔ آر۔ 53 ہے۔

لہذا، کہ خام کا جو استعمال جواب دہندگان اس معنی میں کرتے ہیں جس کا میں نے ذکر کیا ہے۔ "داس، جسٹس، یہاں اس نظریے پر آگے بڑھے کہ کسی شے کا استعمال اس طرح کرنا کہ اسے ایک مختلف تجارتی شے میں تبدیل کیا جائے، آرٹیکل 286(1) (اے) کی وضاحت کے معنی میں، کھپت کے مترادف ہے۔ ایک نظریہ جس کا انہوں نے پہلے اشارہ کیا تھا۔ 110 صفحہ رپورٹ سے۔ ہم کسی ایسے معاملے سے واقف نہیں ہیں جہاں کسی شے کے اس طرح کے استعمال کو کھپت کے مترادف نہیں ٹھہرایا گیا ہو۔

لہذا اس معاملے کے حقائق پر یہ ماننا ضروری ہے کہ جب تمباکو کو تجارتی طور پر مختلف مضمون میں تبدیل کرنے کے مقصد سے ریاست بمبئی میں پہنچایا گیا تھا، یعنی، بیڑی پٹی ڈیلوری کھپت کے مقصد کے لیے تھی۔ اس لیے اس معاملے میں خریداری آرٹیکل 286(1) (اے) کی وضاحت کے معنی میں آتی ہے اور یہ ماننا چاہیے کہ یہ ریاست بمبئی کے اندر ہوئی ہے۔

اس اعتراض پر غور کیا جانا باقی ہے کہ لین دین آئین کے آرٹیکل 286(2) کے معنی میں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہو اور اس لیے اس کی دفعات کے ذریعے ٹیکس عائد کرنا ممنوع تھا۔ یہاں تک کہ اگر یہ لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران تھے، تو آئین کے آرٹیکل 286(2) کی پابندی سیلز ٹیکس قوانین کی توثیق ایکٹ کے ذریعے 6 ستمبر 1955 تک کی پوری مدت کے لیے ہٹا دی گئی ہے۔ 7 ستمبر 1955 سے 29 ستمبر 1955 کی مدت کے لیے ٹیکس لگانا غیر قانونی ہوگا اگر یہ لین دین بین ریاستی تجارت کے دوران ہوتے ہیں۔ تاہم درخواست گزار کے وکیل نے ہمیں بتایا کہ وہ اپنے سوال پر فیصلہ نہیں چاہتے اور اس معاملے میں آرٹیکل 286(2) کے تحت اپنے اعتراض پر زور نہیں دیں گے۔ اس لیے ہمارے لیے یہ فیصلہ کرنا غیر ضروری ہے کہ آیا زیر بحث لین دین آئین کے آرٹیکل 286(2) کے معنی میں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوئے۔ چونکہ درخواست گزار اپنے بنیادی حق کی خلاف ورزی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے، اس لیے درخواست کو اخراجات کے ساتھ مسترد کر دیا جاتا ہے۔

درخواست مسترد کر دی گئی۔

